

## 66891-کیا رمضان المبارک کے کلینڈر پر اعتماد کرنا صحیح ہے؟

سوال

ہم سعودی عرب کے قندهہ نامی علاقہ میں رہتے ہیں، اور رمضان المبارک میں سحری اور افطاری اور نمازوں کے اوقات کے لیے بہت مدت سے ام القری کلینڈر اور جنتری پر عمل کرتے ہیں اس سے کچھ زیادہ مدت قبل اسلامک سینٹر والوں نے قندهہ کے لیے خاص کلینڈر اور جنتری تقسیم کی جس میں بعض اوقات دس یا اس سے کچھ کم منٹوں کا مام القری کلینڈر سے فرق پایا جاتا ہے۔

مشکل یہ ہے کہ اب لوگ دو قسموں میں بٹ گئے ہیں، بعض دیساں توں اور بستیوں کے لوگ مکرمہ کے اوقات والے کلینڈر پر عمل کرتے ہیں، اور بعض لوگ اس علاقہ کی خاص جنتری پر عمل کرنے لگے ہیں، اب ہماری مشکل روزوں میں بھی شروع ہو چکی ہے کہ آیا یہ مکرمہ کا کلینڈر جو قندهہ کے کلینڈر سے دس منٹ تاخیر بتاتا ہے اس پر عمل کریں یا کہ اپنے علاقہ کے خاص کلینڈر پر، کیا کہ مکرمہ کے کلینڈر کے مطابق روزہ رکھنے والے کارروزہ صحیح ہو گا کیونکہ اس نے علاقے کے کلینڈر کے اعتبار سے دس منٹ لیٹ سحری کی، تو اس طرح اس کارروزہ صحیح نہیں کیونکہ اس نے اذان کے بعد سحری کھانی ہے؟  
گزارش ہے کہ اس مسئلہ میں سبیدگی کے ساتھ بحث و تجیہ کی جانے کیونکہ لوگوں میں اختلاف پیدا ہو چکا ہے۔

پسندیدہ جواب

اول:

لوگوں کے مابین جو کلینڈر اور جنتریاں منتشر ہیں ان پر دو شرطوں کے بغیر عمل اور اعتماد کرنا جائز نہیں:

پہلی شرط:

اسے جاری کرنے والے اہل علم اور تجربہ کا لوگ ہوں۔

دوسری شرط:

وہ کلینڈر اس علاقے کے ساتھ خاص ہو جائی سے یہ جاری ہوا ہے، اور اس علاقے سے دور بُنے والے شخص کے لیے اس کلینڈر اور جنتری پر عمل کرنا جائز نہیں، کیونکہ ان دونوں علاقوں کے نظام الوقات میں فرق ہوتا ہے۔

اور جس شخص کے پاس یہ کلینڈر، جنتری یا نظام الوقات موجود ہو جس پر وہ سحری اور افطاری کے لیے اعتماد کرے، تو اس کے لیے ممکن ہے کہ وہ طلوع فجر اور غروب آفتاب کا مشاہدہ کر کے تحقیق کرے، یا پھر کسی امانڈار موزان پر اعتماد کرے جو اوقات کا علم رکھتا ہو۔

چنانچہ جب علم ہو کہ موزان طلوع فجر صادق ہونے پر اذان کھتا ہے تو اذان سنتے ہی فوری کھانے پینے سے رک جانا چاہیے، اور اگر اس کے متعلق علم ہو کہ وہ غروب آفتاب کے بعد اذان دیتا ہے تو روزہ افطار کرنا حلال ہو گا طلوع فجر یا غروب آفتاب سے کچھ مدت بعد اذان دینے والے کا اعتبار نہیں کیا جائیگا۔

دوم:

سوال نمبر (8048) کے جواب میں شیخ عبد الرحمن البر اک حفظہ اللہ کی کلام بیان ہو چکی ہے کہ :

"یہ جنتری و کلینڈر اور نظام الاوقات لوگوں کے لیے گھنٹو اور منٹوں کے حساب سے نمازوں کے اوقات معلوم کرنے کا ایک وسیلہ بن چکے ہیں، چنانچہ اس کا خیال کرنا چاہیے"

لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ اس وضع کردہ نظام الاوقات میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی، سوال نمبر (26763) کے جواب میں شیخ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بعض کلینڈروں اور نظام الاوقات میں غلطیوں کے متعلق کلام بیان ہو چکی ہے، یہ شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کی کوشش و بیماریہ

اور یہ معلوم ہی ہے کہ "ام القری" کلینڈر اور نظام الاوقات ایک بلند مصدقیت رکھتا ہے، چنانچہ سعودی عرب کے مضتی عام اور کبار علماء کمیٹی اور مستقل فتویٰ اور بحث علمی کمیٹی کے چہرے میں شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ حفظہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں یہ بات کہی ہے کہ :

ام القری کلینڈر اور نظام الاوقات ایک دقین اور شرعی نظام الاوقات ہے اس میں شک کرنا ممکن نہیں"

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے :

امت کے علماء کرام نے اس نظام الاوقات اور کلینڈر کی توثیق کی ہے اور تجربہ بھی ہوا اور اس کی تطبیق بھی کی گئی جس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ شرعی اوقات کے مطابق ہے۔

اور شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازر حمد اللہ تعالیٰ نے 1418ھ میں ایک بیان جاری کیا تھا جس میں ام القری کلینڈر کی توثیق کی گئی تھی "انتہی

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ اس میں فجر کے اوقات کا بسیط فرق یعنی تقریباً پانچ منٹ کافر ق پایا جاتا ہے، آپ یہ بیان سوال نمبر (66202) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں۔

سوم :

القندھہ شہر کے متعلق یہ ہے کہ : یہ علاقہ بحر احمر کے ساحل پر واقع ہے جو کہ اور جدہ کے متوسط شمالی اور جازان کے جنوبی طرف مکہ اور جدہ سے (380) کلومیٹر جنوب میں واقع ہے، اور خط طول بدپ (41.5) مشرق اور عرض بد (19.8) ڈگری پر شمال میں واقع ہے۔

لیکن مکہ مکرمہ خط عرض (21.27) پر شمال اور طول (39.49) مشرق میں واقع ہے۔

اور نمازوں کے اوقات میں ام القری نظام الاوقات کے حساب سے غور و فکر کرنے سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ مکہ اور قندھہ کے درمیان مسافت کی بنا پر ان علاقوں کے اوقات میں فرق ہے، چنانچہ قندھہ والوں کے لیے ام القری تقویم پر اعتماد کرنا صحیح نہیں۔

چنانچہ اس دن یعنی : مثلاً : 30 ربیع الاول 1426ھ نمازوں کے اوقات درج ذیل ہیں :

مکہ مکرمہ :

فجر : چار بجھر جواہیں منت (4.44)

طلوع آفتاب : چھ بجھر چار منت (6.4)

ظہر بارہ بجکرا نیس منٹ (12.19)

عصر تین بجکر چوالیں منٹ (3.44)

مغرب پھر بجکر چوتیس منٹ (6.34)

عشاء آٹھ بجکر پار منٹ (8.4).

الغندہ کی نمازوں کا وقت :

فجر : چار بجکر چوتیس منٹ (4.34)

طلوع آفتاب : چھ بجکر ایک منٹ (6.1)

ظہر بارہ بجکر پندرہ منٹ (12.15)

عصر تین بجکر سینتیس منٹ (3.37)

مغرب پھر بجکر اٹھائیں منٹ (6.28)

عشاء سات بجکر اٹھاون منٹ (7.58).

تو اس طرح یہ معلوم ہوا کہ اسلامک سینٹر مکتب جالیات والوں نے جو نظام الاوقات آپ کے لیے تقسیم کیا ہے وہ صحیح ہے، جو آپ کے علاقے کے ساتھ مختص ہے۔ اور آپ نے اوقات میں جو فرق بیان کیا ہے وہ واقعاً بافضل موجود ہے اس لیے آپ اوقات میں اس فرق کو مد نظر رکھیں اور اس کا حاظہ کرتے ہوئے اپنی نمازیں اور روزے کی ادائیگی کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توفیق نصیب کرے اور اپنی رضا کے کام کرنے کی راہنمائی دے۔

واللہ اعلم۔